



## سوال

(101) برقعے اور پردے کا مسئلہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پردے کے سلسلے میں ہمارے یہاں زبردست بحث چھڑی ہوئی ہے۔ خاص کر عورت کے چہرے کے سلسلے میں کہ اسے چھپانا ضروری ہے یا نہیں؟ امید کہ آپ اس مسئلے پر خاطر خواہ روشنی ڈالیں گے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جس معاشرے کی طرف دعوت دیتا ہے اس کی بنیاد ایمان و یقین کے ساتھ ساتھ شرافت، نجابت، اخلاق فاضلہ اور مرد و عورت کے مابین پاک صاف رشتے پر استوار ہوتی ہے۔ اس کی خاطر اسلام نے ہر اس امکانی ذریعے اور دروازہ کو بند کر دیا ہے جو اباحت، بد اخلاقی اور جنسی بے راہ روی کی طرف لے جاتا ہو۔ عورتوں کے لیے پردے کا حکم، عورتوں اور مردوں کو ننگا پین نہی رکھنے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم اور ان جیسے دوسرے احکام کا مقصود بھی تو یہی ہے کہ معاشرہ جنسی بے راہ روی کی آغوش میں نہ چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ... ۳۰... سورة النور

”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“

آگے چل کر مزید فرمایا گیا ہے :

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ عَلَى النُّجُومِ... ۳۱... سورة النور

”اور اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! مومن عورتوں سے کہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنجھارن دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رکھیں“

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "اسے مراد ہتھیلی، انگوٹھی اور چہرہ ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلی ہے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ مراد ہے۔ بعد کے فقہاء میں امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے دو اقوال



ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد صرف چہرہ ہے۔ نیل الاوطار میں امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہاء کے تمام اقوال بالتفصیل درج کیے ہیں۔

چہرہ پردے میں شامل نہیں ہے :

جمہور فقہاء نے چہرہ کو پردے کے حدود سے خارج شمار کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ ہے کہ چہرہ پردے میں شامل ہے۔ بعض شافعیہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چند فقہاء کے علاوہ تمام فقہاء کے نزدیک چہرہ پردے میں شامل نہیں ہے۔ قرآن و حدیث کے نصوص بھی اسی قول کی حمایت کرتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر اکابر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کی بھی یہی رائے ہے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عید کے موقع پر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی طرف آئے۔ ان کے ساتھ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو نصیحت کی، وعظ فرمایا اور صدقہ کرنے کی تاکید کی کیوں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے ہاتھوں سے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں مال و دولت ڈالتی جاتی تھیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے ہاتھوں کو دیکھا۔ یعنی ہاتھ پردے میں شامل نہیں ہے۔

ایک دوسری حدیث بخاری و مسلم میں درج ہے کہ ایک نہایت خوبصورت عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کر رہی تھی اور فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار مڑ کر اس عورت کو دیکھ رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا کہ اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ بار بار دوسری طرف کیوں پھیر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان عورت کو اس حال میں دیکھا کہ شیطان انہیں ہکانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس حدیث سے جمہور فقہاء نے یہ استدلال کیا ہے کہ اس عورت کا چہرہ کھلا ہوا تھا تب ہی تو پتا چلا کہ وہ خوبصورت عورت تھی اور فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے چہرہ چھپانے کا حکم نہیں دیا تھا حالانکہ وہ مسلم عورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ کیا کہ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کر دیا تاکہ ان کی نظر اس کے چہرے سے دور رہے۔ یہ واقعہ چیز الوداع کے موقع کا ہے جب کہ پردے کا حکم نازل ہونے پانچ سال گزر چکے تھے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 232

محدث فتویٰ